رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ۱۲

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۵۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے

اُٹھو۔ ایمان کو ڈھونڈو۔ اور فلسفہ کے خشک اور بے سُود ورقوں کو جلاؤ۔ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایمان سے صرف اخروی نجات نہیں۔ بلکہ ایمان دُنیا کے عذابوں۔ اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے۔ اور رُوح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔ وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے مومن کامل سخت گھبراہٹ۔ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اس وقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف سے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور اسبابِ مادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدُود نظر آتے ہیں۔ مطمئن اور خوش ہوتا ہے۔ ایمانِ کامل سے سارے استبعاد جاتے رہتے ہیں۔ اور ایمان کو کوئی چیز ایسا نقصان نہیں پہونچاتی۔ جیسا کہ استبعاد۔ اور کوئی ایسی دولت نہیں۔ جیسا کہ ایمان۔ دُنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دُنیا میں ہر یک سوزش اور حرقت اور جلن میں گرفتار ہے۔ مگر مومن۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ سبحان اللہ کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نُور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالےٰ کو یہی پسند آیا۔ کہ اب تو آئے۔ اور فلسفہ جائے۔ ولا راد لفضلہ"......

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۶۱ تا صفحہ ۲۶۲)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

یوم سیرت النبی کے سلسلہ میں جو مبلغین نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے قرب وجوار اور بیرونی شہروں میں بھیجے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا صاحبزادہ سید احمد سلمہ اللہ تعالےٰ بعارضہ ٹمونیہ چار روز سے بہت بیمار ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

آج چودھری محمد حسین صاحب ٹیچر زراعت تعلیم الاسلام ہائی سکول کو سکول سے فارغ ہونے پر اساتذہ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنگال میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شاندار جلسے

ڈھاکہ ۲ر نومبر۔ جتیندرا موہن گھوش صاحب ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۳۱ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جگن ناتھ کالج ہال میں پانچواں جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم کے متعلق لیکچر دیئے گئے۔ جلسہ کے صدر جناب ہری داس بھٹا چارجی پروفیسر فلاسفی ڈھاکہ یونیورسٹی تھے۔ مقررین میں سے جناب ڈاکٹر معظم حسین صاحب پروفیسر اسلامک سٹڈیز۔ بہن چارو شیلا علوی صاحبہ پرنسپل آنند آشرم - بابو گدیش چندر رانگ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز وامیر پراونشل انجمن احمدیہ اور چودھری مظفرالدین صاحب بی۔ اے جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ ابتدا میں افتتاحیہ تقریر میں خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب نے لیکچروں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان کا مقصد مختلف مذاہب کے بانیوں کی زندگی اور ان کی تعلیم کے متعلق غلط فہمیاں دور کر کے مختلف قوموں کے درمیان تعلقات محبت و مودت پیدا کرنا اور پیشوایانِ مذاہب کے متعلق لوگوں کے دلوں میں جذبات احترام قائم کرنا ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا احمدیہ جماعت توقع رکھتی ہے۔ کہ دوسری قومیں بھی اس نمونہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے لیکچروں کا انتظام کیا کرینگی جن میں دوسرے مذاہب کے لوگ شامل ہوکر ان کے مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں اور ان کی تعلیمات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

بوگرہ یکم نومبر۔ جناب عباس علی احمد صاحب بوگرہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ بوگرہ کے زیر اہتمام ٹھوسن ہال بوگرہ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ جناب ایس کے گوہا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے۔ تمام ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ بڑے بڑے افسر اور شہر کے مقتدر اصحاب ورؤسا بھی بکثرت شامل ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دینے کے لئے ہندو اور مسلم اصحاب کو دعوت دی گئی تھی۔ حاضرین نے تقریروں کو نہائت غور اور سکون کے ساتھ سنا۔ اور بہت پسند کیا۔ اجلاس کے اختتام پر صاحبِ صدر نے ایک مختصر مگر نہائت عمدہ تقریر کی۔

بقایاداران "الفضل" سے ضروری استدعا

ایسے وقت میں جبکہ مالی مشکلات درپیش ہیں۔ بقایاداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنا بقایا ادا کر کے الفضل کی امداد فرمائیں۔ ہم ہر اس احمدی سے جس کے دل میں قومی اخبار کا درد ہے پوری پوری امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس حقیقت کو جان لینے کے بعد ہرگز ہرگز بقایا ادا کرنے میں تامل نہیں کرے گا۔ تمام بقایاداروں کے نام خطوط اور وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے احباب اس معاملہ میں تساہل سے کام نہیں لیں گے۔

خاکسار ظہور الحسن

سرمایہ دار احباب کے لئے ایک نادر موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے خط وکتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

1372	Gibraeel	S/o	Kweku adei	Saltpond
1373	Habeeba	D/o	" "	W. Africa.
1374	Saleh	S/o	" "	"
1375	Musa	"	Yaw Anturi	"
1376	Suliman	S/o	" "	"
1376	Brahima	S/o	Kobina Takesi	"
1377	Brahima	"	Kweku adai	"
1378	Brakeesa	D/o	Kojo Krah	"
1379	Amina	"	Kofi Sakadia	"
1380	Ayesha	"	Kojo Kyiremen	"
1381	Brahima	S/o	" "	"
1382	Abass	"	Osaahan ownsu	"
1383	Ibrahim	"	Kobina ontuban	"
1384	Easa	"	" "	"
1385	Easa	"	Kwamina	"
1386	Fatima	D/o	"	"
1387	Bukr	S/o	"	"
1388	Suleman	S/o	Ali	"
1389	Saeed	"	Kofi Tawiah	"
1390	Ibrahim	"	Sia	"
1391	Hajira	"	"	"
1392	Nasrat	D/o	Kwesi Nyaiku	"
1393	Maryam	"	" "	"
1394	Hamid	S/o	Kodjoe Egyie	"
1395	Fatima	D/o	" "	"
1396	Hawa	"	Kwa Nyan	"
1397	Bukar	S/o	Kwa Kokiaba	"
1398	Adam	"	" "	"
1399	Yaqub	"	" "	"
1400	Saeeda	D/o	Musa	"
1401	Jamal	S/o	J. S. Fynn	"
1402	Musa	S/o	Kwesi Mabura	"
1403	Mohammad	S/o	Kwesi Dompoe	"
1404	Tara	D/o	Kwamina awotwi	"
1405	Ali	D/o	Kobina Koma	"
1406	Nuh	"	Kra.	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ

164

مسئلۂ فلسطین کو موزوں صورت میں حل کرنے کی ضرورت

ایک طرف فلسطین کے حالات روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف واقعات زمانہ حیرت انگیز پلٹا کھا رہے ہیں۔ یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ فلسطین کے مسلمانوں کے متعلق حکومت برطانیہ کا موجودہ رویہ تمام عالم کے مسلمانوں کے لئے بیحد تشویش اور رنج کا موجب بنا ہوا ہے بلاشبہ یہود دولت اور ثروت کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اور یہی انکی سب سے بڑی وُہ خوبی ہے جس نے برطانیہ کو ان کا ممنونِ احسان بنا رکھا ہے۔ لیکن اس میں بھی کیا کلام ہے۔ کہ برطانیہ کو ہمیشہ اس بات پر فخر رہا ہے۔ کہ اس کے جھنڈے کے نیچے اسلامی حکومتوں سے بھی بہت زیادہ تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ اور مسلمان بھی وُہ جو ہمیشہ اڑے وقتوں میں شاندار خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ خاصکر ہندوستان کے مسلمان۔ جو پُرامن طریق سے اپنے جذبات ایک عرصہ سے ظاہر کر رہے ہیں ؞

حال میں ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ لمنگٹن کے زیر صدارت جو اجلاس منعقد ہوا۔ اور جس میں انگریز مسلم دوستی پر بحث و تمحیص کی گئی۔ اس میں فلسطین کا موضوع خصوصیت کے ساتھ زیر بحث رہا۔ اس کے متعلق آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس۔ آئی نے جو تقریر کی۔ اس کا مفہوم نہایت ہی مختصر الفاظ میں اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے پہلے تو یہ حقیقت ظاہر فرمائی۔ کہ فلسطین کا معاملہ نہایت آسانی کے ساتھ آل اسلم مسئلہ بن سکتا ہے۔ اور پھر یہ تجویز پیش کی۔ کہ فلسطین کے باہر فلسطین کے لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ ایسی کانفرنس میں شامل ہونے والے لیڈروں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وُہ مشکلات کا مقابلہ کر کے ٹھوس تجاویز پیش کریں ؞

چونکہ فلسطین کے حالات۔ اور واقعات کو اہل فلسطین ہی اچھی طرح سمجھ سکتے۔ اور ان کے متعلق اُونچ نیچ سے صحیح واقفیت رکھ سکتے ہیں۔ اس لیئے اصلاح حالات کے لیئے تجاویز پیش کرنے کا انہی کو موقعہ ملنا چاہیئے۔ اور پھر ان تجاویز پر منصفانہ اور عادلانہ رنگ میں غور ہونا چاہیئے۔

موقعہ کے لحاظ سے مختصر طور پر آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا۔ کہ فلسطین میں ایک قسم کا فیڈریشن قائم کیا جائے۔ جہاں مرکز میں عربوں کا اقتدار ہو۔ لیکن یہود کے تحفظ کا بھی انتظام ہو ؞

معلوم ہوتا ہے۔ یہ ایک بہترین تجویز ہے۔ جو اس مشکل کو حل کر سکتی ہے۔ چنانچہ اسی موقعہ پر فلسطین کے ایک عرب نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ قضیۂ فلسطین کا یہی ایک حل ہے کہ فلسطین کو قومی آزادی دی جائے۔ جس میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا بھی بندوبست ہو ؞

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اس وقت تک جس قدر یہود فلسطین میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کو اب وہاں سے نکال دیا جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ ان میں مزید اضافہ نہ ہونے دیا جائے۔ بلکہ ان کو عربوں کے مقابلہ میں اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اکثریت کو آزادی دے کر اقلیت کے حقوق کا تحفظ کر دیا جائے۔ اس طرح فلسطین کے اصل باشندوں کو کسی حد تک اطمینان کا سانس لینا نصیب ہو سکے گا۔ یہود کا بھی کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور مسلمانانِ عالم کا عموماً اور مسلمانانِ ہند کا خصوصاً شکوہ دُور ہو جائے گا ؞

اس وقت مطلع عالم جس قدر جنگ و جدال کے بادلوں سے گھرا ہوا ہے۔ وُہ بالکل عیاں ہے۔ اور معلوم نہیں کہ یہ گھنگھور گھٹا کس وقت موسلا دھار برسنے اور خون کی ندیاں بہانے لگ جائے۔ آج کل جاپان اور اٹلی کی برطانیہ سے بہت زیادہ بگڑی ہوئی ہے۔ جیسا کہ تازہ ترین خبروں سے ظاہر ہے۔ اور بگڑتی چلی جا رہی ہے۔

ان حالات میں بھی یہی مناسب ہے۔ کہ برطانیہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کرے۔ اور فلسطین کے بارے میں ان کو جو شکایات ہیں۔ انہیں دُور کر دے ؞

وزیر اعظم بنگال نے کیا کہا

پچھلے دنوں مسٹر اے۔ کے فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال کے متعلق اخبارات میں یہ شائع ہوا۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ کے لکھنؤ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ”اگر دوسرے صُوبوں کی ہندو کانگرسی وزارتوں نے اپنی مسلم اقلیات پر مظالم توڑنے کی کوشش کو بدستور جاری رکھا۔ تو میں اس پلیٹ فارم سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں بنگال میں اس کا انتقام لوں گا“ اس پر ہم نے لکھا:۔

”کانگرسی وزارتیں خواہ کیسا ہی خلافِ انصاف طریق عمل مسلمانوں کے متعلق اختیار کریں۔ ہم ان وزارتوں سے جن کے وزرائے اعظم مسلمان ہیں۔ یہی امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے اپنے صوبہ میں عدل و انصاف کو ہی مدنظر رکھینگی اور کسی انتقامی جذبہ کے ماتحت کوئی ایسی صورت نہ پیدا ہونے دیں گی۔ جس سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہو“

اب وزیر اعظم بنگال نے اپنی مذکورہ بالا تقریر کے متعلق جو اعلان کرایا ہے۔ اس میں نہ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ ان کی تقریر کا صحیح مفہوم پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ بھی کہا ہے۔ کہ ان کے ماتحت اقلیتوں کے حقوق بالکل محفوظ ہیں۔ اور وُہ کسی موقعہ پر کسی وجہ سے بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کرنا جائز نہیں سمجھتے ؞

یہ اعلان پڑھ کر ہمیں بےحد خوشی ہوئی۔ البتہ اس بات کا رنج ضرور ہوا۔ کہ مسلمان اخبارات نے ایک مسلمان وزیر اعظم کی طرف ایسے الفاظ منسوب کیئے جنہیں کسی صورت میں قابل فخر نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور جن کے اظہار سے فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ پہونچ سکتا ہے۔ جن اخبارات نے وزیر اعظم بنگال کی طرف منسوب کر کے وہ الفاظ شائع کیئے تھے۔ جو صحیح نہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی تردید کر دیں ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ شفاعت اسلامی تعلیم کی روشنی میں

(۱)

شفاعت کے متعلق بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ ایک شدید غلط فہمی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ انسان خواہ نیک ہو یا بد۔ خواہ اس نے کبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور خواہ وہ عمر بھر فسق و فجور میں مبتلا رہا ہو۔ محض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بخشا جائے گا۔ اور جنت میں جگہ پائے گا۔ حالانکہ ان خیالات کی قرآن و احادیث سے کوئی تصدیق نہیں ہوتی۔ اور گو شفاعت کا عقیدہ درست اور برحق ہے مگر اس کا وہ مفہوم ہرگز صحیح نہیں۔ جو عام مسلمان سمجھتے ہیں ؞

شفاعت کا کون شخص مستحق ہے

شفاعت لفظ شفع سے مشتق ہے جس کے معنے ملنے کے ہیں۔ اور اسی میں اس کی حقیقت مخفی ہے۔ یعنی شفاعت کا وہ شخص مستحق ہے۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روحانی پیوند پیدا کیا۔ اور آپ کی تعلیم اور سنت کا وہ پابند رہا۔ ورنہ اوروں کے متعلق تو قرآن مجید میں صاف ذکر ہے۔ کہ ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع (پ ۲۴ سورۃ مومن) کہ ظالموں کے لئے کوئی دوست اور شفیع نہیں۔ جس کا کہا مانا جائے۔ اور دوسری جگہ منافقین کے متعلق فرمایا۔ کہ سواءٌ علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین (پ ۲۸۔ سورہ منافقون) کہ ان کے لئے یہ بات مساوی ہے۔ کہ تو ان کے لئے مغفرت کی درخواست کرے یا نہ کرے۔ خدا یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ انہیں نہیں بخشیگا کیونکہ اللہ تعالے فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان آیات سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ خواہ کوئی شخص ہو۔ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی نہیں کرتا۔ تو اس کے لئے کوئی شفاعت نہ ہوگی۔ اور نہ کوئی شفاعت اسے فائدہ دے سکتی ہے۔ ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص ایسے آدمی کی سفارش نہیں کرتا۔ جس سے اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہ ہو۔ اور یہ کہ جسقدر اس کا کسی سے الفت اور محبت کا تعلق ہوتا ہے اسی قدر اس کی سفارش کرتا ہے۔ تو یہ کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب کی بلا لحاظ ایمان و اعمال یکساں شفاعت کریں گے۔ اور دراصل یہی مطلب۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بھی ہے۔ جس میں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے میری بیٹی اپنے آپ کو عذاب النار سے محفوظ رکھنے کے لئے اعمال صالحہ کر۔ اور یاد رکھ گو میں تیرا باپ ہوں۔ اور خدا کا رسول مگر میری شفاعت گنہگاروں کے لئے نہیں بلکہ انہی کے لئے ہے جنہوں نے میرے احکام کو مانا اور پورا زور لگایا۔ کہ انہیں خدا تعالے کا قرب حاصل ہو۔ اور تا دم آخر وہ اسی اقرار پر قائم رہے۔ مگر ان کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے ان کے اعمال اس حد تک نہ پہونچے۔ کہ وہ پورے طور پر جلال الہٰی کے مظہر بن سکیں۔ ایسے لوگوں کی میں بے شک شفاعت کرونگا۔ اور خدا تعالے سے کہوں گا۔ کہ انہوں نے تیری رضا کے حصول کی پوری کوشش کی۔ مگر تھوڑی سی کمی رہ گئی ہے۔ تو اپنا دامنِ فضل ان پر بڑھا۔ اور اپنی بے انتہا رحمتوں کی چادر میں ان کو لپیٹ لے۔ اور میری شفاعت ان کے حق میں قبول فرما گویا ایسے لوگوں کی مثال اس طالب علم کی سی ہے۔ جس نے سارا سال پوری محنت سے اپنے اسباق کو یاد کیا۔ مگر امتحان میں آکر اس حد تک نمبروں کو حاصل نہ کرسکا۔ جو پاس ہونے کے لئے ضروری تھے۔ بلکہ دو چار نمبر کم حاصل کئے۔ تب اساتذہ کی سفارش سے وہ ترقی دیا جائے گا۔ اور اگلی جماعت میں چڑھا دیا جائے گا۔ یہی مثال شفاعت پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس امر کو واضح فرمادیا ہے۔ کہ شفاعت کا ایسوں کو ہی فائدہ پہونچیگا جنہوں نے درحقیقت اپنے نفوس کو کھو دیا اور دنیائے فانی کی الفت سے اپنے قلب کو ہٹا لیا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ یعنے لوگوں کو سنا دو۔ کہ اگر تم اللہ تعالے کی محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالے تمہیں اپنا محبوب بنا لیگا اور تمہارے گناہ بخش دے گا ؞

اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا یعنے احکام قرآنی پر جس طرح آپ نے عمل کیا۔ ٹھیک اسی طرح بلا کمی بیشی عمل کرنا انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اس کی کمزوریاں دور کی جاتی ہیں۔ اور جس طرح نور کے آنے سے تاریکی نہیں رہتی۔ اسی طرح یہ بات ضروری ہے۔ کہ سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے سے ہر طرح کے نقص عیب اور کمزوریاں جاتی رہیں ؞

اس جگہ ویغفر لکم ذنوبکم سے مراد درحقیقت وہ شفاعت ہی ہے۔ جس کی امید پر آج کل کے بعض مسلمان اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن ہماری شفاعت کریں گے۔ جس سے ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا حالانکہ یہاں فاتبعونی کی شرط لگائی گئی ہے۔ اور اسی شرط کو پورا کرنے والے درحقیقت شفاعت رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے فیضیاب ہوں گے ؞

الغرض قرآن کریم علانیہ کہتا ہے۔ کہ فیض شفاعت کے جذب کے لئے ہمیں بھی حتی الوسع رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور آپ کی اطاعت میں اپنے تئیں فانی کر دینا ضروری ہے ؞

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام شفاعت کا قرآن کریم میں ذکر

مسلمانوں کی اس غلط فہمی کا ذکر کر دینے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آیات قرآنیہ درج کر دی جائیں۔ جن میں مسئلہ شفاعت کا ذکر آتا ہے ؞

(۱) اللہ تعالے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا (پ ۱۵ بنی اسرائیل) یعنی یہ کچھ عجیب بات نہیں۔ بلکہ ضروری الوقوع ہے۔ کہ تجھے تیرا ربوبیت کرنے والا رب اور پروردگار قیامت کے دن تجھے مقامِ محمود میں پہونچائے۔ اب گو مقام محمود کے لفظی معنے پسندیدہ مقام کے ہیں۔ مگر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ مقام محمود جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ ہے۔ وہ مرتبہ شفاعت ہی ہے۔ جبکہ قیامت کے دن لوگ مضطر ہو کر تمام انبیائے سابقین سے سفارش کرانی چاہیں گے۔ مگر وہ شفاعت کی جرأت نہ کرسکیں گے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب یہ مہم ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سر کریں گے۔ اور خدا سے انکو شفاعت کی اجازت ملے گی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عمر رضؓ لکھتے ہیں۔ کہ جب انبیائے سابقین شفاعت کی جُرأت نہ کریں گے۔ تو تنتھی الشفاعۃ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فذالک یومٌ یبعثہ اللہ المقام المحمود (بخاری جلد ۳ کتاب تفسیر القرآن سورۃ بنی اسرائیل صـ۱۰۲) کہ بالآخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ اور یہ وہ دن ہوگا جبکہ آنحضور مقام محمود پر پہنچائے جائیں گے۔ پس اس آیت کریمہ اور حضرت ابن عمرؓ کی تشریح سے بالصراحت ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قیامت کے روز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور شفاعت فرمائیں گے۔

(۲) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یومئذٍ لا تنفع الشفاعۃُ الا من اذن لہ الرحمٰنُ ورضی لہ قولا (پ ۱۶ سورہ طٰہٰ) کہ اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ مگر جس کو خدائے رحمان اجازت دے۔

دوسرے مقام پر فرمایا ولا تنفعُ الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ (پ ۲۲ سورۃ السبا) یعنی خدا کے ہاں کسی کی سفارش کسی کے کچھ کام نہیں آتی۔ مگر اس کے کام ضرور آئے گی۔ جس کی نسبت خدا سفارش کی اجازت دے۔

پھر فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ (پ ۳ سورۃ البقرہ) کہ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش کر سکے۔

ان آیات سے جہاں یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ قیامت کے دن شفاعت ہوگی۔ مگر باذن خداوندی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور شفاعت فرمائیں گے اگر دوسرے لوگ اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولا کے ماتحت آسکتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ آسکتے ہوں۔ کیونکہ شرط کا لگانا ہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی ہوں۔ جو شفاعت کریں۔ اور اس طرح ان کی وجاہت اور تقرب باری تعالےٰ کا اظہار ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس پہلو میں سب سے بڑھ کر نہ ہوں۔ پس ان آیات سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے۔ کہ قیامت کے روز شفاعت بالاذن ہوگی اور ایسے لوگوں کے ذریعہ ہوگی۔ جن کی شفاعت کو خدا نے پسند کیا۔ اور ان کے بولنے کو ترجیح دی۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شفاعت فرمائیں گے اور نہ صرف یہ کہ آپ بھی کریں گے بلکہ آپ ساروں سے بڑھکر کریں گے کیونکہ آپ افضل الرسل۔ اور اپنے درجہ میں ساروں سے فائق و برتر اور سب کے سردار اور ہادی اور رحمۃً للعالمین ہیں۔ اور آپ کے درجۂ بلند کا خدا تعالےٰ نے یوں اظہار فرمایا ہے۔ کہ دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنے یہ رسول خدا کی طرف بڑھا۔ اور جہاں تک اس کے امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوُا۔ اور قرب کے تمام کمالات کو اس نے طے کیا۔ اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا۔ اور پھر ناسوت کیطرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اس نے اپنے تئیں پہونچایا۔ اور بشریت کے پاک لوازم یعنے بنی نوع کی محبت اور ہمدردی سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ لہٰذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی محبت میں کمال تام تک پہونچا۔ پس چونکہ وُہ کامل طور پر خدا کے قریب ہوُا۔ اور پھر کامل طور پر بنی نوع انسان سے قریب ہوُا۔ اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہوگیا جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔

ایک اور مقام میں آپ کے الہٰی قرب کا ذکر یوں فرمایا۔ کہ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یعنی لوگوں کو اطلاع دے دے۔ کہ میری یہ حالت ہے۔ کہ میں اپنے وجود سے بالکل کھویا گیا ہوں۔ میری تمام عبادات خدا کے لئے ہوگئیں ہیں۔ اور میری قربانی بھی خاص خدا کے لئے ہے۔ اور میرا جینا بھی خدا کے لئے ہے۔ اور میرا مرنا بھی خدا کے لئے۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب تام پر ایک بڑی دلیل ہے۔ اور یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر خدا میں گم اور محو ہوگئے تھے۔ کہ آپ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپ کی موت محض خدا کے لئے ہوگئی تھی۔ اور آپ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا۔ اور آپ کی روح خدا کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی۔ کہ اس میں غیریت کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔

ایک اور مقام پر فرمایا وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحیٌ یوحٰی کہ اس رسول کی حالت تو یہاں تک ہوگئی ہے۔ کہ اس کی اپنی خواہشات بھی اپنی نہیں رہیں۔ بلکہ اس کا بولنا اور کلام کرنا بھی خدا کی رضا کے لئے ہوگیا ہے۔ اور اس طرح اس کی کلام بھی وحی الہٰی کا ایک رنگ پکڑ گئی ہے۔

پھر فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ گویا خدا کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ اس علو شان اور علو مرتبت کا رسول سب سے آگے اور سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ باری تعالےٰ کے حضور شفاعت فرمائے گا۔ اور یقیناً خدا کا ایسا محبوب اور ایسا پیارا سب سے زیادہ رضی لہ قولہ کا استحقاق رکھتا ہے۔

(۳) پھر آیت کریمہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم میں آپ کے شفیع ہونے کا بڑا بھاری ثبوت موجود ہے اس میں کہا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو کہہ دے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اس سے تم محبوبانِ الہٰی میں شامل ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں یہ بھی فائدہ پہونچے گا۔ کہ تم کو خدا میری شفاعت سے فیض یاب کرے گا۔ اس جگہ ویغفر لکم ذنوبکم سے گو مراد گناہوں کا بخشنا بھی ہو۔ مگر شفاعت بھی درست ہے۔ کیونکہ غفر ڈھانکنے کو کہا جاتا ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ میری اتباع سے تمہاری کمزوریوں پر پردہ پڑ جائے گا۔ یعنی تم پوری پیروی کی کوشش کرو۔ مگر جو تھوڑی بہت کمزوریاں رہ جائیں گی۔ انکو شفاعت سے ڈھانپ دیا جائے گا۔ اور تم پورے طور پر رضاء باری تعالےٰ کے مستحق ہو جاؤ گے۔ اس لحاظ سے معنے یہ ہوئے کہ تو لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع سے خدا کے محبوب ومقرب بن سکتے ہو۔ ہاں اگر تم پورے طور پر کوشش کرو۔ اور میری پیروی آخر دم تک کرتے رہو۔ اور پھر بھی کچھ کمزوریاں رہ جائیں۔ تو خدا میری شفاعت سے تمہیں حصہ دے گا۔ اور ان کمزوریوں کو ڈھانپ دے گا اور تمہیں اپنی چادر رحمت میں چھپا لے گا۔

(۴) پھر آیت کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضٰی۔ میں اسی مرتبۂ شفاعت کا ذکر فرمایا گیا ہے یعنی عنقریب تجھے تیرا رب شفاعت کے ذریعے وُہ کچھ دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا۔ اور تیری مرادات وخواہشات بر آئیں گی اور تو اللہ تعالےٰ کی حمد کے گیت گائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ صغریٰ

غرض ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز شفاعت فرمائیں گے۔ اور نہ صرف یہ کہ اگلے جہان میں شفاعت فرمائیں گے بلکہ اسی جہان میں آپ کو شفاعت صغریٰ کا درجہ حاصل رہا۔ چنانچہ اس پر ذیل کی آیات شاہد ہیں سورۂ نور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واستغفر لھم اللہ۔ ان اللہ غفور رحیم۔ کہ ان کیلئے اللہ تعالےٰ سے دعائے مغفرت کر۔

۲۔ پھر فرمایا:۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات کہ اپنی کمزوریوں کے لئے خدا سے حفاظت مانگ اور مومن مرد اور مومن عورتوں کے لئے بھی دعا کر کہ گناہ سے بچیں اور کئے ہوئے گناہوں کے بد نتائج سے محفوظ رہیں۔

(۳) ایک اور مقام پر فرمایا وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم واللہ سمیع علیم کہ ان کے لئے رحمت کی درخواست کر۔ کیونکہ تیری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے۔ اور اللہ تیری دعائیں سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۴) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیما۔ اور ان لوگوں نے جس وقت برا کام کیا تھا۔ اگر تیرے پاس آتے اور اللہ تعالےٰ سے اپنا گناہ بخشواتے اور خدا کا رسول بھی بخشش کی دعا مانگتا تو یہ لوگ اللہ تعالےٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

پھر یہ اسی شفاعت صغریٰ کی برکت تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عقدِ ہمت اور قوت قدسیہ سے لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو قماربازی اور چوری اور شراب خوری اور جھوٹ اور زنا اور دوسرے ہزاروں گناہوں کی دہکتی ہوئی آگ سے بچا لیا۔ اور ہر ایک کو وحشی سے انسان اور انسان سے باخدا بلکہ خدا نما انسان بنا کر اپنے اس گہرے تعلق کا ثبوت دیا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے خدا سے تھا۔

پھر یہ اسی شفاعت اور پُردرد دعاؤں اور قوت قدسیہ کا اثر ہے۔ کہ آج بھی جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تو اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ وہ الہٰی نور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اترتا ہے۔ اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ اور چونکہ ظلمت اور نور کی باہم منافات ہے۔ وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے۔ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلےٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے اندر محبت الہٰی کا وہ نور چمک اٹھتا ہے۔ جس سے اس کی اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے۔ اور علمی رنگ کے لحاظ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور عملی رنگ کے لحاظ سے بھی وہ نور بن جاتا ہے۔ اور آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی اس کے دل سے بکلی مٹ جاتی ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ لیکن یہ امر بے حد افسوسناک ہے۔ کہ جس طرح توکل کے مسئلہ میں مسلمانوں نے ٹھوکر کھائی اور وہ یہ خیال کرنے لگے کہ توکل اس امر کا نام ہے۔ کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا رہے۔ اور یہ امید رکھے کہ آسمان سے اس کے لئے کھانا نازل ہو گا۔ اسی طرح انہوں نے شفاعت کے مسئلہ میں بھی ٹھوکر کھائی۔ اور وہ یہ خیال کرنے لگے کہ خواہ کوئی کس قدر گناہ آلود روح لے کر خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہو خواہ روز و شب فسق و فجور میں زندگی بسر کرے۔ ساری عمر نہ نماز پڑھے۔ نہ روزہ رکھے۔ نہ استطاعت پر حج کرے۔ نہ صدقہ و خیرات کرے۔ نہ اسلام کی اشاعت کرے۔ نہ قرآنی اوامر و نواہی کو زیر نظر رکھے۔ اگر وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا ہو گا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت کر دینگے۔ حالانکہ ایسا خیال اسلام کے روشن چہرہ پر ایک بدنما داغ اور اس کی پاک اور نورانی تعلیم کو لوگوں کی نگاہ میں کرخت اور بدنما شکل میں پیش کرنے والا نظریہ ہے۔ جس سے جس قدر جلد ہو سکے۔ انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنے آپ کو کامل طور پر فنا کر دینا چاہیئے۔ تا اگر کوئی خامی اور کمزوری رہ جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے وہ دور ہو سکے۔ اور آپ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عرض کر سکیں کہ انہوں نے اپنی طرف سے مظہر تجلیات الہٰیہ بننے کی پوری کوشش کی۔ مگر کچھ تھوڑی سی کمی رہ گئی ہے۔ اس کمی کو تو نظر انداز کر کے اپنے فضلوں کی ردا میں انہیں ڈھانپ لے

صوبہ بہار میں ایک اور انجمن احمدیہ کا قیام

دُرگا پوجا کی تعطیل کے موقعہ پر جب جملہ احمدی اپنے وطن موضع حسینا ضلع مونگیر واپس آئے۔ جہاں عرصہ تقریباً پچیس برس سے احمدیت مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے مرحوم و مولوی محمد حبیب صاحب کی کوشش سے قائم ہے۔ مگر باقاعدہ تبلیغ و تنظیم کا سلسلہ اس وقت تک مفقود تھا تو ایک جلسہ بہ اتفاق رائے جملہ احمدیان بر مکان مولوی محمد حبیب صاحب ۱۵ اکتوبر زیر صدارت مولوی عبدالسلام صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل اصحاب شریک ہوئے

۱۔ مولوی عبدالسلام صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی (صدر) (۲) مولوی سمیع احمد صاحب احمدی ایم۔ اے۔ بی۔ ایل
۳۔ مولوی محمد عبدالقادر صاحب (سکرٹری) (۴) مولوی محمد حبیب صاحب
۵۔ مولوی محمد محسن صاحب (۶) مولوی مبارک احمد صاحب مجاہد سنگاپور
۷۔ مولوی محمد عیسیٰ صاحب (۸) مولوی محمد عباس صاحب
۹۔ مولوی سراج السالکین صاحب (۱۰) مولوی عبدالاحد صاحب

اور حسب ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:۔

۱۔ ایک انجمن احمدیہ کی بنیاد ڈالی جائے۔ جس کا نام انجمن احمدیہ حسینا ہو اور جس کے صدر مولوی عبدالسلام صاحب بی۔ اے اور سکرٹری عبدالقادر ہوں گے

۲۔ ممبران کے چندہ سے اخبار الفضل سکرٹری صاحب کے نام سردست چھ ماہ کے لئے جاری کرایا جائے۔ تا کہ ان کو مرکزی حالات و احکام سے واقفیت رہے۔ اور یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے تبلیغ کا موجب ہو۔

۳۔ یہ کہ آئندہ سے صدر انجمن احمدیہ کا چندہ و دیگر مرکزی چندہ اسی انجمن کے ماتحت ممبران روانہ کیا کریں۔ اگر کسی کو براہِ راست چندہ بھیجنا ہو تو یہ ہدایت لکھ دینی چاہیئے۔ کہ حساب جماعت احمدیہ حسینا کے رجسٹر میں درج کیا جائے۔

۴۔ یہ کہ موجودہ فتنہ کے پیشِ نظر جملہ احمدیان حسینا اپنے اخلاص و عقیدت کی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے کامل وابستگی و اطاعت کا اظہار کرتے ہیں اور معاندین کے رویہ کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں۔ اور دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے طیار ہیں۔ عبدالقادر سکرٹری انجمن احمدیہ حسینا

166

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قصیدہ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اے فلک یاد نہیں کیا تجھے وہ دورِ زماں
عدل و انصاف کے سینوں میں جفا کے تھے سناں
شرک اور کفر تھا۔ توحید کے گھر پہ قابض
فسق و فحشار کے فلک پر تھے مسلط بادل
سینۂ زاہد و عابد میں نہاں تھی نخوت
نفسِ امارہ تھا۔ دُنیا کے تعبد پہ محیط
دیدہ و دل تھے ہر انساں کے حیا سے خالی
صوفیا میں بھی تھی خود بینی و خود آرائی
تھے شریفوں میں رذیلوں کے طریق و اطوار
حکمراں جبر و تعدی میں تھے بے مثل و عدیل
ظلمتِ جَور سے دُنیا میں اندھیر اگھپ تھا
بیکسوں کے لئے مسدود تھی فریادرسی
قتل و غارتگری و ظلم تھا آئینِ وغا
نہ ضعیفوں پہ نہ بچوں پہ انہیں رحم آتا
انتہا ہو گئی جب ظلم و ستمرانی کی
غیرتِ حق میں یکایک ہوئی جنبش پیدا
طاقتِ قیصر و کسریٰ کے مٹانے کے لئے
غیر ذی ذرع تھی۔ جو وادیٔ بے آب و گیاہ
جس سے نفرت تھی تمدن کے ہر اک شعبہ کو
جس میں نہریں تھیں نہ چشمے تھے نہ شادابی تھی
جس میں رنگینیٔ فطرت کا نہ تھا دخل و گزر
جس کے بازاروں میں رونق تھی منڈی نہ اناج
نغمۂ طیر سے خالی تھیں فضائیں جس کی
علم کی روشنی پہونچی تھی نہ جس وادی میں
جس میں اخلاق کریمانہ تھے عنقا کی صفت
چن لیا اس کو نگاہِ کرمِ خالق نے
بعثتِ حضرتِ احمدؐ نے پلٹ دی کایا
وہ زمیں تیرہ و تاریک ہوئی پُر انوار
وہی توحید کا گھر جس کے تھے معمار خلیل
جس کے دربان و نگہبان تھے خود اسمٰعیل
جب محمدؐ نے کیا نعرۂ تکبیر بلند

ظلم و بیداد کا دُنیا میں بپا تھا طوفاں
حق پرستی کے گلوں پر تھیں ستم کی چھریاں
نورِ حق ظلمتِ عصیاں میں ہوا تھا پنہاں
بجلیاں جور کی دُنیا پہ تھیں آتش افشاں
نابلد تھی سخنِ صدق سے واعظ کی زباں
جلوہ آرا تھا۔ معابد میں فروغِ شیطاں
ہوس و بغض تھے درویشوں کی سیرت سے عیاں
علما میں تھا نفاق اور حسد بے پایاں
امرا عیش پرستی پہ تھے اپنی نازاں
دولتِ حُسن کے ڈاکو تھے سلاطینِ زماں
پردۂ جہل میں تھا نورِ فراست پنہاں
کرۂ ارض غریبوں کے لئے تھا زنداں
ہوتے تھے گریۂ مظلوم پہ ظالم خنداں
خوفِ انجام تھا ان کو نہ تھا خوفِ یزداں
عرش تک پہونچا غریبوں کی جب آہوں کا دھواں
بحرِ رحمت میں تڑپنے لگی موجِ طوفاں
جلوہ افروز ہوا۔ مکہ میں نورِ فاراں
عیش و آرام کے جس میں نہ تھے ساز و ساماں
جس میں اسبابِ معیشت تھے نہ قصر و ایواں
نظر آتا تھا نہ سبزہ کا کہیں نام و نشاں
دشتِ پُر لالہ تھا جس میں نہ بہارِ بُستاں
جس کے میدانوں میں پانی کی جگہ ریگِ رواں
دیکھیں تھیں جس کی ہوا نے نہ بہار اور خزاں
جس کے انسانوں کو کہنا تھا تمدن حیواں
جس میں آداب شریفانہ تھے بے نام و نشاں
پئے تہذیبِ نفوس و پئے تزئینِ جہاں
شرک اور کفر کا باقی نہ رکھا نام و نشاں
بحرِ عرفاں ہوا دُنیا کے لئے ریگستاں
گونجتی شام و سحر جس میں تھی آوازِ اذاں
سینکڑوں سال سے وہ گھر تھا بتوں کا استھاں
ہیبتِ حق سے ہوئے بُت گرگئے بچارے لرزاں

ہے مرے جوشِ مسرت کا تقاضا گوہر
مطلعِ تازہ پڑھوں جس سے ہوں سب پیر و جواں

حبذا اے شہِ عالی نسب والاشاں
تو ہے وہ جس نے زمانے سے مٹادی ظلمت
تو ہے وہ جس نے زمانے سے جہالت کھو دی
تو نے مخلوق کو خالق سے ملایا ایسا
تو نے توحید کا وہ درس دیا دُنیا کو
تو نے اخلاقِ کریمانہ سکھائے ایسے

تو ہے وہ جس سے زمانے میں ہوا امن و اماں
تو ہے وہ جس نے درندوں کو بنایا انساں
تو نے دُنیا کو دیا گنجِ علوم و عرفاں
جیسے دو قالبوں میں کار کناں ہو یکجاں
گڑ گئی میخ کی مانند دلوں میں ایماں
زندگی کی ہوئی ہر مشکلِ دشوار آساں

بادشاہوں کو حکومت کے سکھائے آداب
کی رعایا پہ حکومت کی اطاعت واجب
سلکِ ایماں میں پروئے گئے آقا و غلام
ساربانوں کو اولوالعزم بنایا ایسا
دیدہ و دل کی صفائی کی یہ حالت کر دی
جو مہذب تھے نظر آنے لگے وہ وحشی
ہوئی آراستہ اس درجہ حیاتِ بشری
وُہی اعراب جنہیں کہتی تھی دُنیا وحشی
تھا اسی ہادیٔ برحق کی یہ صحبت کا اثر
اس کی تعلیم نے ہر راہِ فتن کی مسدود
امن و اصلاحِ بشر تزکیۂ نفسِ دنی
یہ تھے وہ کام جو رہتے تھے سدا پیشِ نظر
جب خالق ہو۔ تو مخلوق پہ شفقت ہے ضرور
اس نے کی جنگ تو ایماں کی حفاظت کیلئے
اس پہ تاکید تھی بچوں کو ستائے نہ کوئی
عابد و معبد و زاہد ہو کہ راہب ہو کوئی
ہوں ثمر دار شجر کھیت ہوں یا بستی ہو
لڑنے سے پہلے حریفوں کو یہ نوٹس دینا
نہ ہوں مسلم تو مسلمانوں سے لڑنا چھوڑیں
دوستی سے رہیں اسلام کے سایہ میں مدام
ہو منظور کوئی شرط تو پھر جنگ کرو
بددیانت نہ بنو مالِ غنیمت کے لئے
لوگوں کے ساتھ سلوک اور محبت رکھنا
ان کے خوش رکھنے کی کوشش سے نہ غافل رہنا
لڑتے لڑتے کوئی اسلام میں داخل ہو جائے
قاصدوں کے لئے ہے جنگ میں بھی امن ضرور
جنگ کے قیدیوں کو چاہیئے راحت دینا
چھوڑ دو ان کو اگر فدیہ وہ دے سکتے ہوں
یا نہ ہو نقد تو خدمت کوئی ان سے لے لو
دیکھو اب ان کے مقابل یہ مہذب جنگیں
دورِ حاضر کی ہے جنگوں میں ہلاکت مقصود
چھوٹے بچوں کو ضعیفوں کو یہ کرتے ہیں ہلاک
ظلم پر ان کی بنا حرص و ہوس ان کا سبب
ملک گیری کو لوٹ کے قوموں کو غلامی بخشیں
بربریت کا کوئی اس سے بھی منظر ہے سوا
ان کی جنگیں ہی انہیں ظلم کا بدلہ دیں گی
آؤ۔ اسلام میں دُنیا کی مہذب قومو!
سلطنت باعثِ افضالِ خدا بن جائے
آج اسلام محبت سے بلاتا ہے تمہیں
گوہرِ خستہ کی یارب یہ دُعا ہے تجھ سے
جس سے دُنیا کا ہر اک گوشہ منور ہو جائے
نام پر تیرے فدا ہو جو فدا ہو کوئی

کہ رعایا کے نگہباں ہیں وہ اور درباں
کسی حالت میں نہ باغی ہوں نہ ہوں نافرماں
زیر دست اور زبردست ہوئے سب یکساں
اس کا احسان سمجھتے تھے جو ہوتا مہماں
خواب میں بھی نظر آتی تھی نہ شکلِ عصیاں
ہوئے تعلیم سے اُمّی کی معلّم حیراں
رشک کرنے لگے انسان پہ حور و غلماں
ہوئے دُنیا کے لئے حافظِ امن و ایماں
کہ صحابہ میں چمکنے لگا نورِ یزداں
اس کے اعمال نے واضح کیا علمِ قرآں
عملِ صالح و اللہ پہ محکم ایماں
اسی تعلیم کی دیتا رہا دعوت ہر آں
بہر ہر دور تھا تعلیم میں اس کی درماں
اور پھر وہ بھی دفاعی تھیں پئے حفظ و اماں
رہیں محفوظ ضعیف اور گروہِ نسواں
کسی مذہب کے ہوں یہ پہنچے نہ ان کو نقصاں
ان کو برباد نہ کرنا نہ مکاں ہو ویراں
آپ مسلم ہوں تو لڑنے کے نہیں ہم خواہاں
اور عداوت نہ رکھیں سینہ میں اپنے پنہاں
لیجئے ہم سے تحفظ کا بھی عہد و پیماں
فتح حاصل ہو تو مفتوح پہ کرنا احساں
نعشِ مقتول کا مُثلہ ہے حریفِ ایماں
ان کی اصلاح کی ہو فکر بحدِ امکاں
مشکلیں ان کی اگر ہو سکے کرنا آساں
امن دینا اسے پہونچا ہو اگرچہ نقصاں
ہوں وفا کافروں سے بھی جو کئے ہوں پیماں
تا نہ ہو ان کے لئے قید کوئی بارِ گراں
یا ہو ممکن تو یونہی چھوڑ دو کر کے احساں
مگر ایسی کہ بہرحال ہو ان کے شایاں
جن میں اقوام کی بربادی کے ہیں سب ساماں
اور بربادیٔ املاک و نفوس و ساماں
عورتیں ان سے نہ بچتی ہیں نہ گرجا نہ مکاں
خون پی پی کے غریبوں کا بنیں خوشحالاں
زخمیوں اور معالج پہ ہیں یہ شعلہ فشاں
خود بناتے ہیں یہ اپنے لئے مہلک ساماں
تا کہ اللہ کی جانب سے ملے امن و اماں
تم کو سمجھے یہ رعایا کہ ہو ظلِ یزداں
ہو کے مجبور تم آئے بھی تو کیا آئے یہاں
سینۂ دہر میں ابھرے وُہی نورِ عرفاں
تری توحید کا دُنیا میں ہو جاری فرماں
تجھ پہ قرباں ہو۔ اگر جاں ہو کوئی قرباں

تیرے پیاروں کی محبت ہو دلوں پہ حاوی
ایک کنبے کی طرح رہنے لگیں سب انساں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۲۰۰ میل کی ۷۷ بستیوں میں ۱۶۰۰۰ سے زائد نفوس کو پیغام احمدیت

۷۰ افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے

گذشتہ رپورٹ میں یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ تحریک جدید کے اصول کے ماتحت حلقہ تبلیغ کو وسیع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کئی ایک پارٹیاں اپنا کام ختم کر چکی ہیں۔

پہلی پارٹی

مسٹر یعقوب بن عیسٰی اور مسٹر قاسم اشانٹی نے تین سو میل پیدل سفر کر کے گولڈ کوسٹ کی مغربی حد تک تمام شہروں اور گاؤں میں پیغام احمدیت پہنچایا تین ماہ کے عرصہ میں متعدد بار بھوک پیاس اور بیماری ان کے کام میں رکاوٹ کا موجب بنی مگر ان نوجوانوں خصوصاً مسٹر یعقوب عیسٰے نے کسی قسم کی کمزوری نہیں دکھائی۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء

دوسری پارٹی

مسٹر عثمان اور مسٹر یحیٰی بیڈن کی پارٹی پہلے ۵۰ میل شمال کی طرف گئی پھر ۳۰ میل مشرق کی طرف اور آخر ۶۰ میل کا فاصلہ طے کر کے سالٹ پانڈ پہنچی۔ گویا کل ۱۴۰ میل سفر کیا۔ باوجودیکہ دونو کی عمر بڑھاپے کو پہنچی ہوئی ہے۔ انہوں نے سب سفر پیدل کیا۔ خصوصاً مسٹر یحیٰی بیڈن کی عمر ۶۰ سال سے کم نہ ہوگی۔ آپ نے اپنی ساری عمر عیسائیت کی اشاعت میں صرف کی اب آخری عمر میں اسلام نصیب ہوا۔ ہر ایک چھوٹی بڑی بستی میں پیغام حق پہنچایا۔ بعض اوقات بارش اور تھکان کی وجہ سے حالت خراب ہو جاتی۔ اور لوگ ان کی ملاقات سے گھبراتے۔ ایک گاؤں میں جب شام کے وقت پہنچے۔ تو گاؤں کے چیف نے ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ دو چور کہیں سے آئے ہیں لوگ ہشیار رہیں رات کو ایک شخص نے ان کی طرف بندوق سیدھی کر دی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو خطرناک حادثہ ہو جاتا صبح کے وقت جب دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی منادی کی۔ تو چیف اور دوسرے لوگوں نے معافی مانگی۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء

تیسری پارٹی

مسٹر جمال جانسن اور مسٹر اسحاق نے سیکنڈی تک ۱۶۰ میل پیدل سفر کیا اور چھوٹے چھوٹے گاؤں کو چھوڑتے ہوئے صرف بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں اعلےٰ تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ میں لیکچر دیئے اور انفرادی تبلیغ کی۔ باوجود انتہائی خرابی صحت کے مسٹر جانسن آگے جانا چاہتے تھے مگر میں نے اس قیمتی وجود کو زیادہ مشکل میں ڈالنا مناسب نہ سمجھا اور واپس بلا لیا۔ مسٹر جمال جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے جنرل سکرٹری اور اول درجہ کے مخلص ہیں۔ تحریک جدید میں ۳ پونڈ یعنی ۳۷ روپے چندہ دیا حالانکہ ان کی تنخواہ صرف ۴½ پونڈ ماہوار ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مسٹر یعقوب ٹیلمہ ۴۵ میل شمال مشرق کی طرف گئے وہاں سے ایک اور آنریری مبلغ اپنے ساتھ لیا۔ اور ۳۵ میل جنوب مشرق کی طرف گئے۔ اور آخر سالٹ پانڈ کی طرف واپس ہوئے۔ گویا اس پارٹی نے ۱۳۰ میل پیدل سفر کیا۔ جس علاقہ سے یہ پارٹی گزری۔ اس میں قحط سالی کا دورہ تھا۔ اس لئے اسے خصوصیت سے کمی خوراک کی تکلیف اٹھانی پڑی۔

چوتھی پارٹی

چوتھی پارٹی مسٹر حمزہ اور مسٹر ابوبکر طاہر پر مشتمل تھی۔ یہ دونو صاحب ہمارے مدارس میں معلم ہیں۔ اور باقاعدہ سند یافتہ ٹیچر ہیں۔ جون جولائی کی چھٹیوں میں ان دوستوں نے پیدل اور بذریعہ ریل ۲۰۰ میل کا سفر کیا۔ کتابیں بیچیں اشتہارات تقسیم کئے پبلک لیکچر دئے اور انفرادی تبلیغ کی۔

پانچویں پارٹی

پانچویں پارٹی میں مسٹر ممتاز بیگ ہیڈ ماسٹر اور مسٹر عثمان سلیم تھے۔ انہوں نے بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں مذکورہ لائنز پر کام کیا۔ مسٹر ممتاز جماعت گولڈ کوسٹ کے سیکرٹری مال بھی ہیں۔

چھٹی پارٹی

چھٹی پارٹی سالٹ پانڈ سے لے کر Seccondee تک ۲۰۰ میل کا پیدل سفر کر چکی ہے۔ اور ابھی آگے جا رہی ہے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت گولڈ کوسٹ میں اب اعلےٰ درجہ کے مخلصین لیکچرار اور تعلیم یافتہ افراد شامل ہو رہے ہیں۔ اس پارٹی کے لیڈر مسٹر یوسف نمبر اول درجہ کے مخلص اور لسان ہیں۔ برسوں فوج میں ترجمان رہے۔ پھر عیسائی مبلغ رہے۔ بائیبل کا گہری نظر سے مطالعہ کیا چند سالوں سے احمدی تھے۔ مگر گزشتہ سال میں غیر معمولی ترقی کی دوسرے ممبر رئیس الحسن آف سویڈرو ہیں جو اگرچہ ان پڑھ ہیں مگر اعلےٰ درجہ کے لیکچرار ہیں۔ نہایت متمول آدمی ہیں۔ جو آجکل اللہ تعالےٰ کی راہ میں بھکاری بن کر کتابوں کا بوجھ سر پر اٹھائے دشت و صحرا سے گزر رہے ہیں۔ بوجہ غیر معمولی کوفت کے ان کی صحت نے کئی دفعہ جواب دیدیا مگر انہوں نے نہایت مردانگی سے واپسی کا نام تک نہ لیا۔ ان کے ہمراہ ان کا چھوٹا سا بچہ بھی ہے۔ میں دو تین دفعہ اس پارٹی سے ملاقات کر چکا ہوں جب کسی اہم جگہ پہنچتے ہیں تو مجھے اطلاع دیدیتے ہیں اور میں بھی وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان تینوں کو جزائے خیر دے۔

تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ

تحریک جدید کے مبلغین نے جو کام کیا ہے اس کی مکمل رپورٹیں مبلغین ابھی تک مجھے نہیں بھیج سکے۔ مگر جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی رو سے ۱۵ مجاہدین نے ۱۲۲۰ میل (جس میں سے ۶۵۰ میل پیدل طے کیا گیا) سفر کر کے ۷۷ بستیوں میں ۸۰۲ لیکچروں کے ذریعہ ۲۳۳۶۶ انفوس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور ان کے ذریعہ ۷۰ نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ سب مبلغین اور نومبایعین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کے اخلاص میں برکت دے اور کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمام محبتوں پر غالب آجائے اور سارے افریقہ اور روئے زمین پر احمدیت کا بول بالا ہو۔

اصلاح کے لئے مجلسی دباؤ

گولڈ کوسٹ میں دو تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے تقریباً سب باشندے احمدی ہیں اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ ان گاؤں میں پردہ اور اسلام کے دیگر مجلسی احکام کا پورے طور پر اجرا کر دیا جائے اور نمازیں سستی کرنے والوں اور دوسرے اسلامی احکام کو نظر انداز کرنے والوں پر مجلسی دباؤ ڈال کر انہیں مجبور کیا جائے کہ یا اپنی اصلاح کریں یا پھر جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔ چنانچہ Nduasu نڈواسو اور Obakwa اوباکوا میں جملہ مشرکانہ رسوم کے متعلق اعلان کر دیا گیا ہے کہ کوئی احمدی ان میں حصہ نہ لے۔ ورنہ جماعت کے اکابرین جرمانہ وغیرہ کی سزا دینگے۔ اس طرح بے پردگی اور مردوں اور عورتوں کے آپس میں مصافحہ کرنے پر سختی سے نوٹس لیا جائیگا۔ باجماعت نمازیں کوتاہی کرنے والوں کو پریذیڈنٹ جماعت تنبیہہ کریں گے۔

ایام زیر رپورٹ میں اشانٹی میں دو نئے

167

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں طبّی امداد کی بہم رسانی

ہسپتالوں کے متعلق سالانہ رپورٹ

پنجاب میں ہسپتالوں اور شفاخانوں کی کارگذاری کے متعلق سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۳۶ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ سالِ ماسبق کی طرح سال مذکور میں طبّی بہم رسانی کے شعبہ میں کسی قسم کی توسیع و ترقی نہیں ہوئی۔ تاہم موجودہ اداروں کے حسنِ انتظام کو مکمل طور پر برقرار رکھا گیا۔ سال مذکور کے دوران میں کسی ہسپتال کو صوبجاتی حیثیت نہ دی گئی۔ بایں ہمہ محکمہ کی معمولی سرگرمیوں سے حوصلہ افزا نتائج مترتب ہوئے۔ پانچ نئے شفاخانے کھولے گئے۔ اور تین موجودہ شفاخانوں کو بند کر دیا گیا۔ اس طرح سارے شفاخانوں کی تعداد ۱۰۶۱ تھی۔ جن میں سے ۶۸۷ شفاخانے دیہاتی رقبوں میں واقع تھے "چارپائیوں" کی مجموعی تعداد میں ۲۴۳ کا اضافہ ہوا جن میں سے ضلع جالندھر کے حصہ میں ۱۴۸ اور لاہور کے حصہ میں ۸۴ "چارپائیاں" آئیں۔ لاہور میں ان "چارپائیوں" کی ابتدائی رائے بہادر امرناتھ ٹیوبرکلوسس (تپِ دق) انسٹی ٹیوٹ کے کھلنے کی وجہ سے عمل میں آئی جو میو ہسپتال لاہور سے ملحق ہے۔ امدادی شفاخانوں کی تجویز کے متعلق تجربہ ہو رہا ہے۔ اس قسم کے شفاخانہ کا سالانہ خرچ تخمیناً ۱۱۰۰ روپیہ اٹھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیسی شفاخانے کے مصارفِ قیام پر ۵ ہزار روپیہ درکار ہے۔ دیسی شفاخانوں کے قیام کا سارا خرچ اس وقت حکومت برداشت کر رہی ہے۔ اور یہ بات بہت مناسب ہے۔ کہ لوکل باڈیز ان علاقوں میں جہاں بھی امداد کافی پیمانہ پر موجود نہیں۔ شفاخانے کھولنے کے لئے روپیہ کا انتظام کرنے میں انتہائی کوشش سے کام لیں۔

مریضوں کی تعداد

سال زیر رپورٹ میں مریضوں کی کل تعداد ۴۴۴۶۴۱۹ تھی۔ جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں بقدر ۴۹۱۷۸۵ زیادہ تھی ان مریضوں نے سرکاری ہسپتالوں لوکل فنڈ سے قائم شدہ اور غیر سرکاری امدادی ہسپتالوں اور شفاخانوں سے اندرونی اور بیرونی مریضوں کی حیثیت میں طبی امداد حاصل کی۔ کثیر بارشوں کے باعث ملیریا وسیع پیمانہ پر پھیلا رہا جس سے مریضوں کی تعداد میں ۲۱ اعشاریہ ۳۴۸ لاکھ کا اضافہ ہو گیا۔ دوسرے درجہ پر کان کی بیماریاں رہیں۔ اور تعجب یہ ہے کہ تپ دق کے مریضوں کی تعداد میں بہت ہی کم اضافہ ہوا۔ لیکن جیسا کہ صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات کا خیال ہے۔ تپ دق کے ان مریضوں کی تعداد سے جن کا واقعتہً علاج کیا گیا۔ اس مرض کی حقیقی وسعت کا پتہ نہیں چل سکتا۔ یہ ایک صریح حقیقت ہے۔ کہ اس مرض میں تشویش کن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس مرض میں جو اشخاص گرفتار ہوتے ہیں۔ ان کی بہت کم تعداد ہسپتالوں میں برائے علاج آتی ہے چیچک اور ہیضہ میں تخفیف ہوئی۔ غالباً یہ تخفیف ان انسدادی تدابیر کی مؤثر نوعیت کے باعث ہوئی۔ جو محکمہ صحت عامہ کی طرف سے ان وبائی بیماریوں کی روک تھام کے لئے اختیار کی گئیں۔

مالیات کی کیفیت

محکمہ کے خرچ میں ۱۳۹۸۴۴ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ اور اس کی میزان ۵۱۳۲۴۵ روپیہ تک پہنچ گئی۔ اس اضافہ کا سبب بیشتر یہ تھا۔ کہ مرمتیں کرائی گئیں۔ نیا ساز و سامان منگایا گیا۔ اور عملہ کی تنخواہوں میں سالانہ ترقی دی گئی۔ اگست ۱۹۳۵ء میں فارغ البال مریضوں سے فیس وصول کرنے کے متعلق جو معیاری قواعد نافذ کئے گئے تھے۔ وہ کامیاب ثابت نہ ہوئے۔ جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ عوام اتنی مدت سے مفت طبی علاج کے عادی ہو گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ لوکل باڈیز نے اپنے ہسپتالوں کے صحن میں ان قواعد کی پابندی نہ کی۔ حسب معمول فیسوں کے ذریعہ بہت ہی کم آمدنی ہوئی۔ حضور شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے سلور جوبلی فنڈ سے ۴ ہزار روپیہ اور "کلہ گبھٹ فنڈ" لائلپور سے ۷۵۰۰ روپیہ کے عطیات کے علاوہ خیرات عامہ کی مثالیں سال ماسبق سے بھی کم رہیں۔ یہ افسوس ہے کہ مخیّر اصحاب ایسے بلند قومی مقصد کی تکمیل میں اس درجہ تساہل سے کام لیتے ہیں۔

بڑے ہسپتال

میو ہسپتال لاہور کو ہندوستان بھر میں اپنی قسم کے بہترین ادارہ کی حیثیت سے جو شہرت حاصل ہے۔ وہ بدستور قائم رہی۔ اور جہاں تک جدید ترین طریقوں کے مطابق ماہرین خصوصی کے ذریعہ معالجہ کا تعلق ہے۔ اس ہسپتال نے صوبہ کی ضروریات کو بہ حیثیت مجموعی پورا کیا۔ رائے بہادر امرناتھ ٹیوبرکلوسس (تپ دق) انسٹی ٹیوٹ سے جو اپنی جداگانہ حیثیت میں مکمل ہے۔ ہسپتال مذکور کی سودمندی بہت بڑھ جائے گی ہسپتال میں اپنا ایکس ریز اور برقی شعبہ ہے۔ اور عنقریب موجودہ ساز و سامان کی جگہ نیا سامان تقریباً ایک لاکھ روپے کے صرفہ سے لگایا جائیگا۔

سول ہسپتال امرتسر میں جراحی کا کام اہمیت پکڑ رہا ہے۔ لیکن کافی گنجائش نہ ہونے کے باعث اس میں دِقّت پیش آ رہی ہے۔ بڑے ہسپتال میں مریضوں کی تعداد کو کم کرنے کے خیال سے ایک علیحدہ ہسپتال امراضِ چشم کے لئے بنانے کی ضرورت ظاہر ہے۔ ریپن ہسپتال شملہ نے بھی بدستور اپنا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ لیکن جگہ کی قلت کو بڑی شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور عوام کے جملہ طبقات میں مقبول ہے اس میں مریضوں کی روزانہ اوسط ۹۲۰۶۱ ہے۔ سال زیر تبصرہ میں ۴۶۵۴ زچہ عورتوں کا علاج کیا گیا۔ یہاں صرف ۴۸ طلبا کے لئے زچگی کے متعلق تربیت حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔ حالانکہ ہر سال طلبا کی کل تعداد جن کو تربیت دی جاتی ہے۔ ۷۷ ہے۔ لہٰذا باقی طلبا کو دایہ گری کا کام سیکھنے کے واسطے ابھی تک مدراس بھیجنا پڑتا ہے۔ اس معاملہ میں کامل طور پر خود اختیار ہونے کے متعلق تجاویز کو مادی صورت دینے کیلئے روپیہ کا انتظار ہے لیڈی ایچیسن ہسپتال کی ہر دلعزیزی قائم ہے۔ اور وہاں روزانہ مریضوں کی تعداد ۱۱۰ سے زیادہ رہی۔ پنجاب ڈینٹل ہسپتال پورے طور پر مصروف رہا۔ اور اگر رفتارِ کام اسی نہج پر رہی۔ تو اس کیلئے مزید عملہ کی ضرورت لاحق ہوگی لیڈی ہیلی زنانہ ہسپتال بھوانی اور میموریل مشن ہسپتال لدھیانہ عورتوں کے لئے طبی امداد کے سلسلہ میں شاندار کام سرانجام دے رہے ہیں

عورتوں کے لئے طبّی امداد

سال زیر تبصرہ میں اندرونی اور بیرونی زنانہ مریضوں کی تعداد نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ محکمہ جات طب صحت عامہ تعلیم اور اصلاح دیہات اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کی مشترکہ مساعی کی بدولت عوام میں عام بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے عورتوں کے لئے باقاعدہ طبی امداد کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس کے باوجود صوبہ کے ہسپتالوں میں عورتوں اور بچوں کیلئے جگہ بالکل ناکافی ہے۔ صرف چند اضلاع صدر مقامات میں عورتوں کیلئے علیحدہ ہسپتال ہیں۔ اور ان میں سے اکثر مخلوط ہسپتال ہیں جہاں عورتوں کے شعبہ کی نظامت ایک زنانہ سب اسسٹنٹ سرجن کے سپرد ہے۔ صرف جہلم ہی ایک ڈسٹرکٹ صدر مقام ہے۔ جہاں مشن ہسپتال کے سوا عورتوں کے زنانہ ڈاکٹروں کے ذریعہ علاج کا کوئی انتظام نہیں۔ زنانہ سب اسسٹنٹ سرجن ۲۸ تحصیلی صدر مقامات پر متعین ہیں۔ اور ۵۹ صدر مقام ایسے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں کوئی زنانہ سب اسسٹنٹ سرجن نہیں۔ اس کمی کی طرف اسی صورت میں توجہ دی جانی چاہئے۔ جب کہ حکومت مزید توسیع و ترقی کی تجویز کو زیر غور لائے

جذامیوں کے لئے امداد

۳۷-۱۹۳۶ء میں گورنمنٹ نے صوبہ کے ۵ جذام خانوں کے لئے مصارف قیام کی مد میں ۶۱ ہزار روپے دیئے۔ دوتر باری دوآب کی نو آبادی میں ایسے مریضوں کے لئے جن پر جذام اپنا پورا اثر رونما کر چکا ہے۔ ایک بستی کے قیام کی تجویز ناقابل عمل ثابت ہوئی۔ لہٰذا اسے ترک کر دیا گیا

اصلاح دیہات کا کام

دیہاتی علاقوں کے ہسپتالوں اور شفاخانوں کے منتظم بھی افسر حالات کو بہتر بنانے کے لئے محکمہ صحت عامہ تعلیم اور دیگر محکموں سے بدستور اشتراک عمل کرتے رہے۔ محکمہ اصلاح دیہات نے جو پوسٹر شائع کئے ہیں۔ ان کی شفاخانوں میں نمایاں طور پر نمائش کی گئی بیشتر اضلاع میں صفائی کے ہفتے منائے گئے۔ جن میں طبی افسروں نے گہری دلچسپی لی۔ میلوں اور دیہات سدھار کمیٹیوں کے زیر انتظام جلسوں میں طبی افسروں نے صحت اور صفائی پر باقاعدہ لیکچر دیئے۔

سگ گزیدگی کا علاج

لاہور میں سگ گزیدگی کے علاج کا جو مرکز قائم ہے۔ وہاں بدستور مریضوں کی کافی تعداد مستفیض ہوئی۔ سال زیر رپورٹ میں ۲۴۰۷ مریضوں کا جن میں سے ۲۳۰۳ ہندوستانی اور ۱۰۴ یورپین اور اینگلو انڈین تھے علاج ہوا۔ اس وقت سگ گزیدگی کے علاج کا انتظام جملہ اضلاعی صدر مقامات کے ہسپتالوں میں ہے۔ ہندوستانی مریضوں میں صرف چار اموات ہوئیں۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

فہرست ہائے رائے دہندگان انڈین لیجسلیٹو اسمبلی ۳۷-۱۹۳۸ء کی تیاری

احباب کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تمام احمدیوں کے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرانے کا پورے طور پر خیال رکھیں۔ جو قواعد کے مطابق رائے دینے کے مجاز ہیں۔ اور کسی ایسے دوست کا نام فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ جو رائے دینے کا مستحق ہو۔

اس کے لئے تفصیلی ہدایات اخبار الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن لوگوں میں مندرجہ ذیل صفات پائی جاتی ہوں۔ وہ رائے دینے کے حق دار ہوں گے۔ بشرطیکہ ان کی عمر اکیس سال سے کم نہ ہو۔ اور کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار نہ دیا ہو۔

مندرجہ ذیل صفات میں سے کم از کم ایک صفت کا ہونا ضروری ہے۔

(ا) فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے بارہ ماہ قبل حلقہ نیابت میں ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک ہو۔ جس میں زمین جس پر معاملہ تشخیص ہو شامل نہیں۔ مگر مکان جو اس پر تعمیر کیا گیا ہو۔ شامل ہے۔ جس کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ یا جس کے سالانہ کرایہ کی مالیت ۳۳۶ روپے سے کم نہیں ہے۔ اگر ایک شخص کو ایسی جائداد ورثہ میں پہنچی ہو۔ تو جس عرصہ تک اس کا مورث (جس سے ایسے شخص کو جائداد ورثہ میں ملی ہو۔) مالک رہا ہو۔ وہ عرصہ اس کے جانشین کا متصور ہوگا۔

یا (ب) ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا تشخیص شدہ معاملہ ایک سو روپے سالانہ سے کم نہیں۔

یا (ج) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ایک سو روپے سالانہ سے کم نہیں۔ ص

یا (د) کسی پٹہ کی شرائط کے ماتحت کم از کم تین سال کے لئے کسی ایسی سرکاری زمین کا پٹہ دار یا مزارعہ ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ لگان قابل ادائیگی ہے۔ بشرطیکہ جب قابل ادائیگی رقم فصل بہ فصل تشخیص کی جائے۔ تو سالانہ لگان جو ایسے شخص کو ادا کرنا پڑے۔ وہ فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے تین سال ماقبل کے دوران میں قابل ادائیگی رقوم کی سالانہ اوسط شمار ہوگی۔

یا (ہ) جس پر فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے قبل مالی سال کے دوران میں کم از کم پانچ ہزار روپے کی آمدنی پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔

(ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان)

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ) نوٹ :۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ :۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

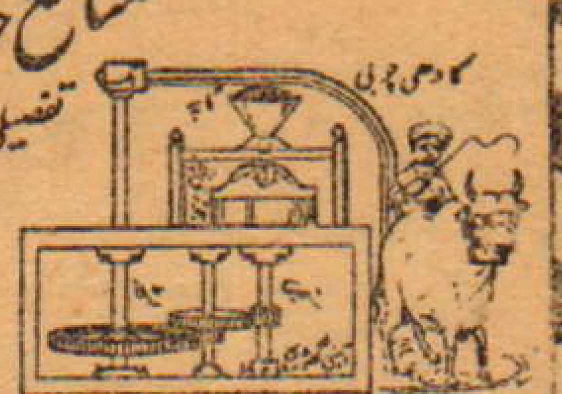

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ شکر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ بیجنے اور پھلوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ: ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

168

ضرورت رشتہ

ایک شریف صالح جوان عمر ۲۳ سال برسر روزگار قادیان میں مستقل رہائش رکھنے اور سکونتی مکان والے دوست کو صرف اولاد کی غرض سے نکاح ثانی مطلوب ہے۔ لڑکی صورت و سیرت اور صحت و اخلاق میں ذاتی طور پر پسندیدہ ہو۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں اہل علم و دین خاندان کو ترجیح دیجائیگی جملہ خط و کتابت بصیغہ راز رکھی جائیگی۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری واعظ مقامی قادیان

عید الفطر کیواسطے بالکل مفت

اگر آپ عید پر اپنا کافی روپیہ بچانا چاہتے ہیں۔ یا بالکل کم سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو تھوک فہرست تمام قسم کے کٹ پیس گرم کوٹ کمبل وغیرہ کی مفت طلب کریں۔

منیجر مسلم کمپنی کراچی

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور رجسٹرڈ

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار۔ یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کے لئے

عرق نور اکسیر اعظم

ثابت ہوگا۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصًا بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ؔ مکمل خوراک ۱۲ؔ علاوہ محصول ڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ میں

صدر انجمن کی اراضی قابل فروخت ہے

محلہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قریبًا ۲½ کنال اراضی قابل فروخت ہے۔ یہ زمین رہائش اور کاشت کے لحاظ سے بہت اچھی اور قیمتی ہے۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۷ء کو صبح دس بجے یہ اراضی موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ نیلام ختم ہونے پر زر نیلام کا ¼ حصہ فورًا وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ¾ حصہ کی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جاویگا۔

خواہشمند اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر موقعہ پر پہنچ جائیں۔

ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں کثرت سے تشہیر کر کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

نیز یہ اراضی غیر زراعت پیشہ اصحاب بھی خرید سکتے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظمؓ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ؔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:- احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا و رہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

منیجر

مکمل باورچی خانہ

کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب ۲۰۰ صفحے کی ضخامت جس میں ۱۵ وضع کی روٹی۔ ۲۰ وضع کے سالن ۱۲ وضع کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ۱۵ وضع کی ترکاریوں بیسیوں وضع کے اچار مربے چٹنیاں اور تقریبًا ۳۰ وضع کے انگریزی کھانے اس کے علاوہ اکثر ایسے اطریفل چٹنیاں نمک سلیمانی امرت دھارا وغیرہ جن کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیماروں کے کھانے ہر مذہب کے لحاظ سے قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲)

منیجر محشر خیال اردو بازار دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

شنگھائی ۲ر نومبر۔ بین الاقوامی علاقہ کی حدود کے قریب جو جنگ ہو رہی ہے۔ اس کے دوران میں تین اور برطانی سپاہی گولیوں سے مجروح ہوئے۔ کئی ایک گولے برطانیہ کے دفاعی خطہ میں گرے۔ برطانی حکام انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ متحاربین کو اس امر پر آمادہ کیا جائے کہ وہ آتشباری کا رخ بدل دیں۔ ایک سپاہی جو جمعہ کے روز زخمی ہوا تھا۔ اپنے زخموں کی وجہ سے مر گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے ٹوکیو از شنگھائی میں جاپانی فوجی حکام کو اس بات کی ترغیب دینے کے لئے شدید احتجاج کیا جا رہا ہے کہ وہ برطانوی اور امریکن لوگوں کی زندگیوں کے متعلق احتیاط سے کام لیں۔ لیکن ان احتجاجوں کے باوجود جاپانی بمبار جہاز ابھی تک برطانی چوکیوں پر گھوم رہے ہیں چوکیوں سے ان پر لوئس گن سے گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔

بیت المقدس ۲ر نومبر ہفتہ کے روز بیت المقدس کی ایک پر رونق گزرگاہ میں ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر کے نزدیک کسی نامعلوم شخص نے گولیاں چلائیں۔ جن سے ایک عرب اور ایک یہودی مجروح ہوا۔ اس واقعہ کے بعد جائے وقوعہ پر سخت ہیجان اور افراتفری مچ گئی۔ لیکن پولیس نے فوراً امن قائم کر دیا۔

دمشق ۲ر نومبر۔ دمشق میں جو نہایت زبردست سیلاب آیا ہے اس سے ۵۰ ہزار اشخاص خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ دمشق۔ الیپو سڑک کے کنارے کوئی گھر بھی صحیح سلامت قائم نہیں رہا دیر استیہ گاؤں میں ۵۰۰ اشخاص مفقود الخبر ہیں۔ اور ید امیہ گاؤں بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اور ۲۰۰ جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ ابن سعود کے چانسلر شیخ یوسف ابھی تک لاپتہ ہیں۔

استنبول ۲ر نومبر۔ بحیرہ روم میں قزاقی کی نگرانی ترکی کی مشمولیت کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ حکومت ترکیہ نے اپنے بیڑہ کو حکم دیا ہے۔ کہ جو غیر ملکی آبدوز اسے نظر آئے اسے غرق کر دیا جائے۔

لنڈن یکم نومبر۔ برطانیہ کے مشہور مصنف اور سیاستدان سر ہربرٹ میکس ویل انتقال کر گئے ہیں۔ وہ ۱۸۴۵ء میں ایڈنبرا میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۸۹۳ء سے ۱۹۱۱ء تک ایڈنبرا یونیورسٹی اور گلاسگو یونیورسٹی میں لیکچرار رہے ۱۸۸۰ء میں اپنی کاؤنٹی کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے انہوں نے سکاٹ لینڈ کی تاریخ کے متعلق بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں۔

نئی دہلی ۲ر نومبر۔ مسٹر جے۔ جی بھنڈاری اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب عنقریب ریٹائر ہونے سے پہلے رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر برج لال نہرو آف انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس جو پنڈت جواہر لال نہرو کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی یکم نومبر۔ سر ٹامس سٹیوارٹ وزیر مواصلات حکومت ہند نے آج بمبئی کاٹھیاواڑ ہوائی سروس کا افتتاح کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سروس کی شرح نہایت ارزاں ہوں گی۔

پیرس یکم نومبر۔ ہسپانیہ کی وزارت دفاع کا ایک کمیونکے مظہر ہے کہ ایک برطانی جہاز کو ساحل سے ۱۶ میل سے دور ایک باغی ہوائی جہاز نے ڈبو دیا۔ ۲۶ اشخاص کشتیوں کے ذریعہ ساحل پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

لنڈن یکم نومبر۔ کچھ بہار کے شہزادہ دکشر نرائن بہادر گریٹ ویسٹ روڈ آسٹرلی (مڈل سیکس) کو عبور کرتا ہوا موٹر کے حادثہ کے نتیجہ میں ہلاک ہو گیا۔ وہ ایک محفل رقص سے واپس آ رہا تھا۔

لاہور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم جج ہائیکورٹ لاہور کے ریٹائر ہونے پر رجسٹرار ہائی کورٹ مسٹر ایچ اے بلیکر ان کی جگہ لیں گے اور غالباً مسٹر ایس ایل سیل ہائی کورٹ کے رجسٹرار مقرر کئے جائیں گے۔ یہ تبدیلیاں نومبر کے تیسرے ہفتہ عمل میں آئیں گی۔ جب کہ مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم ریٹائرمنٹ سے قبل رخصت پر جائیں گے اور اس کے بعد ریاست کپورتھلہ میں وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیں گے۔

لاہور یکم نومبر۔ حادثہ پانی پت کی تحقیقات کے لئے حکومت پنجاب نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اور جس کی رپورٹ اس وقت شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ میں پولیس کے فائرنگ کو جائز اور درست قرار دیا گیا ہے۔

امرتسر یکم نومبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۶ پائی سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۱ آنے سے ۸ روپے ۵ آنے تک۔ کپاس ۱۴ روپے ۱۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۸ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

نواکھالی یکم نومبر۔ حال میں بیگم گنج میں جو طوفان باد آیا۔ اس کے نتیجہ میں ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ نیز لاتعداد مویشی ہلاک اور سینکڑوں عمارتیں منہدم ہو گئیں۔

کشور گنج یکم نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع میمن سنگھ میں پرائمری سکول ایکٹ کے ماتحت آئندہ جنوری سے تین ہزار پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔ لڑکیوں کے لئے الگ سکول نہ ہوں گے۔ البتہ الگ الگ وقت مقرر کئے جائیں گے۔

کراچی یکم نومبر۔ سندھ اسمبلی نے صوبہ میں مخلوط انتخاب رائج کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے یہ رائے دی ہے کہ مخلوط انتخاب کا طریق جاری کیا جائے

بمبئی یکم نومبر۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم ادیس آبابا کی اطلاع ہے کہ حبشہ میں بغاوت ہو رہی ہے۔ حبشیوں نے کئی اطالوی افسروں کو قتل کر دیا ہے۔ جنرل گریزیانی پر بھی حملہ کیا گیا۔

ٹوکیو یکم نومبر۔ جاپانی وزارت کے فوجی ارکان اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کابینہ کی ازسرنو تشکیل عمل میں لائی جائے۔ یہ ایک قسم کی فوجی ڈکٹیٹر شپ ہوگی۔ جس کے ماتحت فوجی لیڈر بلا روک ٹوک اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔

لاہور یکم نومبر۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ۷ر نومبر کو ہندو کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے صدر رہنسراج جی ہوں گے۔ اس کانفرنس میں سکندر جناح میثاق کے علاوہ ہندوؤں کے گٹھ بندھن کے سوال پر غور کیا جائے گا

کلکتہ یکم نومبر۔ آج گاندھی جی کو واردھا روانہ ہونا تھا۔ لیکن وہ اچانک بیمار ہو گئے۔ اور انہیں سفر ملتوی کرنا پڑا۔ ڈاکٹروں نے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

کلکتہ یکم نومبر۔ آج کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶$\frac{3}{32}$ پنس پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۱۰۷۵ فرانک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۷$\frac{3}{4}$ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۴$\frac{1}{2}$ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۷۹$\frac{3}{9}$ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷$\frac{1}{2}$ روپے جاوا ۱۰۰ روپے = ۶۷$\frac{1}{4}$ گلڈر برلن ۱۰۰ روپے = ۹۱$\frac{1}{2}$ مارک۔

پٹنہ یکم نومبر۔ موتی ہاری کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں چار سوشلسٹوں کو کانگرس کے نظام سے اختلاف رکھنے کے جرم میں یہ سزا دی گئی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی